السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سجدہ تعظیمی غیراللہ کو یعنی انبیاء اور اولیاء کو کرنا شرک اکبر ہے یا حرام کبیرہ گناہ؟ اور آدم علیہ السلام کو جو ملائکہ سے سجدہ کرایا گیا وہ سجدہ تعظیمی تھا یات عبدی؟ اور خدا نے ملائکہ سے سجدہ کیوں کرایا جب کہ اس نے شرک کو کسی شریعت میں جائز نہیں کیا؟

دوسرے حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کیا تھا۔ قال اللہ تعالی:

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا)--سورة یوسف 100(

اس سے ظاہر ہے کہ شریعت یوسفی تک سجدہ تعظیمی جائز تھا اگر شرک ہوتا تو کسی شریعت میں جائز نہ ہوتا کیونکہ شرک تمام شرائع انبیاء میں حرام تھا۔ جو لوگ سجدہ تعظیمی کو شرک اکبر کہتے ہیں۔ وہ اسلام میں غلو کرتے ہیں یا نہیں؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک شرک کفر کسی شریعت میں جائز نہیں مگر اس کی صورتیں بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً آدم علیہ السلام کے وقت بہن بھائی میں نکاح جائز تھا۔ اب کوئی شخص جائز کہے تو وہ کافر ہے اور بحکم آیہ کریمہ:

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ --سورة الجاثية 23

مشرک ہے۔ ٹھیک اسی طرح سجدہ تعظیمی گویا تعبدی گویا جب خدا کے حکم سے ہو تو وہ غیر کی عبادت نہیں جب خدا کے حکم کے خلاف ہو تو وہ غیر کی عبادت ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے ان الحکم الا اللہ۔ نیز قرآن شریف میں ہے

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ --سورة الشوریٰ 21

یعنی حکم صرف خدا ہی کے لیے ہے کیا ان کے لیے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے دین مقرر کیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی۔

قرآن مجید میں ہے:۔

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ --سورة فصلت 37

''تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر تمہیں اس کی عبادت کرنی ہے تو''

اس آیت میں مطلق سجدہ سے نہی فرمائی ہے اور ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ اس ذات کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ حکم سورج چاند پر بند نہیں بلکہ سجدہ خالق کا حق ہے مخلوق کا نہیں خواہ سورج چاند ہو یا کوئی اور مخلوق ہو۔ اور ان کنتم ایاہ تعبدون سے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی سجدہ غیر کو ہو گیا تو پھر خاص خدا کے عابد نہیں رہو گے۔ بلکہ مشرک ہو جاؤ گے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي --سورة آل عمران 31

''کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو''

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے مقابلہ میں کسی اور کی اتباع کرو گے خواہ وہ کسی طرح سے ہو تو پھر خدائی محبت کا دعوی جھوٹا ہے۔ ٹھیک اسی طرح آیت بالا کا مطلب سمجھ لینا چاہیے۔ کہ جب غیر کو سجدہ ہوا (خواہ اس کا نام سجدہ تعظیمی رکھو یا کچھ اور) تم خاص خدا کے عابد نہیں رہ سکتے۔ بلکہ مشرک ہو جاؤ گے۔ گویا ہماری شریعت میں سجدہ مطلقاً حرام کر دیا گیا ہے خواہ اس کا نام کوئی کچھ رکھے۔ اور اس کی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

فتاوی ابن تیمیہ میں ہے:

اما تقبیل الارض ورضع الراس ونحو ذلک ممافیہ السجود ممایفعل قدام بعض الشیوخ وبعض الملوک فلایجوز بل لایجوز الانحناء کالرکوع کماقالوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل منایلقی اخاہ اینحنی لہ قال قال لا۔ ولمارجع معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماہذا یامعاذ قال یارسول اللہ رأیتہم فی الشام یسجدون لاساقفتہم ویذکرون ذلک عن انبیاء ہم فقال کذبوا علیہم لوکنت امراحداً ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجہا من اجل حقہ علیہا یامعاذ ان لاینبغی السجود الا اللہ

(۔ واما فعل ذلک تدینا وتقرباً فهذا من اعظم المنکرات ومن اعتقد مثل ہذا قربة ودینا فهو ضال مفتر بل یبین له ان ہذا لیس بدین ولا قربة فان امر علی ذلک استیب والاقتل ۔ (فتاوی ابن تیمیہؒ جلد اول ص 116

یعنی زمین کو بوسہ دینا اور سر زمین پر رکھنا اور مثل اس کے جس میں سجدہ ہے ۔ جو بعض مشائخ اور بعض بادشاہوں کے سامنے کیا جاتا ہے یہ جائز نہیں بلکہ جھکنا مثل رکوع کے بھی جائز نہیں ۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہما نے رسول سفر شام سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کیا ۔ فرمایا ۔ اے معاذ! یہ کیا؟ کہا میں نے اہل کتاب کو دیکھا کہ وہ اپنے علماء اللہ ﷺ سے کہا کہ ہم سے کوئی اپنے بھائی سے ملتا ہے تو کیا اس کے لیے جھکے؟ تو فرمایا نہ ۔ اور جب معاذ کو سجدہ کرتے ہیں ۔ فرمایا یہ جھوٹ ہے اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ خاوند کو سجدہ کرے بوجہ حق اس کے کہ اس پر ۔ اے معاذ! سوائے خدا کے کسی کے لیے سجدہ لائق نہیں اور دین اور ثواب سمجھ کر سجدہ کرنا بڑے کبائر سے ہے جو اس کا اعتقاد رکھے وہ گمراہ مفتری ہے ۔ اس کے لیے بیان کیا جائے کہ یہ دین اور ثواب نہیں اگر اصرار کرے تو اس سے توبہ طلب کی جائے ۔ اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جائے ۔''

قریب قریب اسی قسم کی روایتیں مشکوۃ باب عشرۃ النساء وغیرہ میں موجود ہیں ۔ کہ سجدہ وغیرہ کو جائز نہیں اگر جائز ہوتا تو عورت کو خاوند کے لیے سجدہ کا حکم ہوتا ۔ اور مشکوۃ کے اسی باب میں آپ ﷺ کی قبر کو سجدہ کی ممانعت مذکور ہے اور جب آپ ﷺ کو یا آپ ﷺ کی قبر کو سجدہ کی اجازت نہیں تو غیر کے لیے کس طرح اجازت ہوگی ۔ بلکہ مشکوۃ باب القیام میں قیام تعظیمی سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے تو سجدہ کس طرح جائز ہوگا؟

خلاصہ یہ کہ نماز کی مشابہت کسی غیر کے لیے جائز نہیں نہ قیام نہ رکوع نہ سجدہ ۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کی قبروں میں ممانعت ہے تاکہ عباد قبور سے مشابہت نہ ہو اور جب مشابہت منع ہے تو حقیقۃً قیام یا رکوع یا سجدہ غیر کے لیے کیونکر جائز ہوگا ۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص147

محدث فتویٰ